مقصد حیات

مولانا طارق جمیل

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک زندگی لائے کہ جس زندگی کا نام اسلام ہے... جو ہماری پہچان ہے... جس کو ہم نے سیکھا نہیں... ماں باپ کو تو فرصت ہی نہیں تو انہوں نے اولاد کو کب سکھایا؟... والدین کمائیوں پر چلے جاتے ہیں اور بچے اسکول چلے جاتے ہیں... بچے واپس آتے ہیں تو ٹیوشن چلے جاتے ہیں... وہاں سے آتے ہی ٹی وی کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں... نہ کبھی ماں نے بچوں کو بٹھا کر سمجھایا اور نہ کبھی باپ نے سمجھایا کہ دنیا میں ہم کیوں آئے ہیں اور مقصد کیا ہے؟

لوگ تو ہمیں کہتے ہیں کہ تبلیغ والے بچوں کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں... بچوں کو ٹائم نہیں دیتے... میں کہتا ہوں یہ جو گھروں میں رہتے ہیں یہ بچوں کو کتنا ٹائم دیتے ہیں... دیانت داری سے بتائیں... صرف آئس کریم کھلانے لے جانا... مری لے جانا... یہ تو کوئی ٹائم دینا نہیں ہے... یہ تو عیاشی ہے جو ماں باپ نے بھی کی... بچوں نے بھی کی... ٹائم دینے کا مطلب یہ ہے کہ بچوں کو بتایا جائے تم ہو کیا؟... کس لیے آئے ہو؟... کیا مقصد ہے؟...

ایک بچے کا خوف جہنم:

حضرت بہلول رحمہ اللہ تعالیٰ گزر رہے تھے، ایک بچے کو دیکھا... وہ کھڑا رو رہا تھا... دوسرے بچے اخروٹ سے کھیل رہے تھے... انہوں نے سمجھا اس کے پاس اخروٹ نہیں، اس لیے رو رہا ہے، میں اس کو لے کر دیتا ہوں، انہوں نے کہا بیٹا! رو نہیں... میں تجھے اخروٹ لے کر دے دیتا ہوں... تو بھی کھیل۔

اس بچے نے کہا: بہلول! کیا ہم دنیا میں کھیلنے آئے ہیں؟
ان کو اس بات کی توقع نہیں تھی کہ بچہ ایسا جواب دے گا تو انہوں نے کہا اچھا، پھر کیا کرنے آئے ہیں؟
بچے نے کہا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے آئے ہیں...
انہوں نے کہا بچے!... ابھی تو تم بہت چھوٹے ہو... تمہارے غم کی یہ چیز نہیں ہے، ابھی تو تمہارا اس منزل میں آنے میں بھی بہت وقت پڑا ہے...
تو اس نے کہا: ارے بہلول! مجھے دھوکہ نہ دے... میں نے اپنی ماں کو دیکھا ہے... وہ صبح جب آگ جلاتی ہے تو پہلے چھوٹی لکڑیوں سے جلاتی ہے اور پھر بعد میں بڑی لکڑیاں رکھتی ہے... اس لیے مجھے ڈر ہے کہیں دوزخ مجھ سے نہ جلائی جائے اور میرے اوپر بڑوں کو نہ ڈالا جائے۔
یہ سن کر بہلول تو بے ہوش ہو کر گر گئے۔
کسی ماں نے اس بچے کو وقت دیا تھا۔

عورت کے معنی ومقام:

آپ لوگ کتنا وقت دیتے ہیں اپنے بچوں کو... جس میں آپ انہیں مقصد زندگی سمجھائیں؟ اسکول وکالج تو ہمارے بچوں کو کچھ نہیں سمجھا رہے... وہ تو کمائی کے طریقے سمجھا رہے ہیں... انسانیت تو نہیں سکھا رہے... ان کو انسان ہونا کب سکھا رہے ہیں؟
بھائیو!... اس وقت ہم وقت مانگتے ہیں... ماں باپ کی ایک ذمے داری ہے... اللہ تعالیٰ نے عورت کو گھر میں بٹھایا ہے تو کس لیے بٹھایا ہے۔ فارغ نہیں ہے، بلکہ بہت بڑا کام دیا ہے... انسانیت کی نرسری کو تیار کرنے کا کام ہماری عورت کو ملا ہوا ہے... اس لیے سارے کام اللہ تعالیٰ نے مرد کے ذمے رکھے کہ کما کے بھی لاؤ... بازار سے سودا بھی لا کر دو... اور عورت کی ساری ضروریات گھر میں ہی پوری کرو... اور عورت کو پردے میں رکھو۔ اس کا نام ہی ''عورت'' رکھا ہے... اور عورت کہتے ہی پردے

کو ہیں۔

اوراس کا اسلام نے ایسا پردہ رکھا ہے کہ اس کے نام کو بھی ظاہر کرنا پسند نہیں فرمایا، چہ جائیکہ وہ بال کھول کر بازار میں پھرے۔

پورے قرآن میں حضرت مریم علیہا السلام کے علاوہ کسی ایک عورت کا نام بھی نہیں آیا۔ آپ الحمد سے شروع کریں اور والناس تک پہنچ جائیں... آپ کو کسی بھی عورت کا نام نہیں ملے گا۔

حضرت مریم علیہا السلام کا نام جو قرآن میں آیا ہے وہ اس وجہ سے آیا ہے کہ ان کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لوگوں نے کہا یہ اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس الزام کو صاف کرنے کے لیے کہا:

ذلک عیسی ابن مریم ... سنبھل کر بولو... میرا نہیں، بلکہ مریم کا بیٹا ہے... ان کے علاوہ کسی کا نام نہیں ہے... **امراۃ فرعون** ... فرعون کی بیوی... اگر اللہ تعالیٰ آسیہ کہہ دیتا تو کیا حرج تھا؟... تاریخ میں تو ان کا نام ہے۔... **امراۃ العزیز** ... گورنر کی بیوی... اگر اللہ تعالیٰ زلیخا کہہ دیتا تو کیا حرج تھا؟... تاریخ میں زلیخا کا نام موجود ہے۔... **امراۃ نوح** ... حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی... **امراۃ لوط** ... حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی... عورت کا نام خاوند کی نسبت سے آیا ہے... بھائی کی نسبت سے آیا ہے... **یا اخت هرون** ...

نام صرف مریم کا ہے... علمائے کرام نے اس پر لکھا ہے کہ:

اللہ تبارک وتعالیٰ اس طرز کلام سے یہ بات سمجھا رہے ہیں کہ عورت کا نام بھی عورت یعنی چھپا ہوا ہے عورت پردے کی چیز ہے... نام کو بھی بغیر ضرورت کے ظاہر کرنا ناپسندیدہ چیز ہے... تو چہرہ کھول کر پھرنا کہاں سے جائز ہو جائے گا؟...

ویسے تو جائز کرنے کو چوری بھی جائز کروالیں... ہر جگہ ایسے مفتی مل جائیں گے... لیکن ایک وہ مفتی ہے جو اندر بیٹھا ہے... جو کبھی کبھی جب بیدار ہوتا ہے تو پھر پورے وجود کو پریشان کر کے رکھ دیتا ہے...

ہم پھر اس کو تھپ تھپا کر سلا دیتے ہیں کہ سو جا... سو جا، تا کہ وہ ہمیں اندر سے دوبارہ پریشان نہ کر دے...

تو عورت کو گھر کیوں بٹھایا ہے؟... امت کی تعمیر کے لیے کہ ایسی نسل تیار کرو جو اللہ تبارک وتعالی کا دین اور اللہ تعالی کی بتائی ہوئی پسندیدہ زندگی لے کر ساری دنیا میں چل سکیں۔

مرد تو پہلے ہی سارا دن مصروف ہوتے ہیں... وہ تو وقت دے ہی نہیں سکتے، زیادہ وقت تو بچہ ماں کے پاس ہوتا ہے اور مائیں اپنے کاموں میں مشغول ہوتی ہیں... فیڈر بچوں کے منھ میں ہوتا ہے اور اسکول جا رہے ہوتے ہیں... کیا ظلم ہے... مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہماری جان چھوٹے...

وہاں سے آئے تو ٹیوٹر کے حوالے... وہاں سے آئے تو ٹی وی کے حوالے... جس کے ذریعے یہود نے ہماری نسل ساری کی ساری خرید لی ہے اور ایسا بے حیا معاشرہ ہمیں دے دیا جہاں حیادار ہونا بے عزتی ہوگیا... برقعہ کرنا شرم کی چیز بن گیا ہے اور کھلے منھ پھرنا شرافت کی چیز بن گیا...

یا اللہ! ہم کس ماحول اور کس معاشرے میں آ گئے... جہاں الٹی گنگا بہتی ہے۔

کثرت ازدواج میں حکمت:

وقرن فی بیوتکن

بیٹھ جاؤ گھروں میں...

واذکرن ما یتلیٰ فی بیوتکن من آیات اللہ والحکمۃ

یہ تمہارا کام ہے کہ اپنے گھروں میں بیٹھ کر اللہ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اپنی اولاد کو سکھاؤ اور آنے والی عورتوں کو سکھاؤ... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شادیاں زیادہ کرنے میں یہی حکمت تھی۔ شوق سے نہیں کی ہیں... اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم شوق سے کوئی شادی کرتے تو پچیس سال کی عمر میں چالیس سال کی بیوہ سے دو دفعہ شادی کیوں کی؟

بعض روایت میں تین دفعہ بھی آتا ہے... لیکن دو دفعہ مشہور ہے... حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی دو شادیاں پہلے ہو چکی تھیں اور پہلے خاوندوں سے اولاد بھی موجود ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پچیس سال کے ایسے حسین نوجوان جن کے بارے میں حضرت حسان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ ایسے بنے ہیں جیسے آپ نے خود چاہا۔

ایسے خوب صورت کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا! حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر عورتوں نے ہاتھ کاٹ ڈالے تھے... اگر وہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتیں تو سینوں پہ چھریاں چلا دیتیں...

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم مسجد میں بیٹھے تھے اور چودھویں کا چاند چمک رہا تھا... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ دھاری دار چادر اوڑھی ہوئی تھی... تو ہم کبھی چاند کو دیکھتے اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کو دیکھتے... اللہ کی قسم! آپ کا چہرہ چاند سے زیادہ خوب صورت نظر آ رہا تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں گھر میں کپڑا سی رہی تھی اور سوئی گر گئی... اندھیرا تھا... میں نے تلاش کیا، ملی نہیں... اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کی شعاعوں سے سوئی چمکنے لگی...

ایسے حسین کو کیا کوئی کنواری عورت نہیں ملتی تھی... چالیس برس کی عورت سے شادی کی اور جب آپ نے اپنے سے پندرہ سال بڑی عورت کے ساتھ گزارے اور پھر تین برس ایک بیوہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ گزارے ترپن سال کی عمر تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیواؤں سے نکاح کیے ہیں... اور جب بڑھاپا آیا اور موت دستک دینے لگی تو...

پھر تیسری... پھر چوتھی... پھر پانچویں... پھر چھٹی... پھر ساتویں... پھر آٹھویں... پھر نویں... پھر دسویں... پھر گیارہویں...

یہ کوئی شوق کی شادیاں ہیں؟... بڑھاپے میں بھی کوئی شادیوں کا شوق کرتا ہے؟... یہ ضرورت کی

شادیاں تھیں کہ مدینہ اور دور دراز تک اسلام پھیل چکا تھا... عورتیں بھی آ رہی ہیں... مرد بھی آ رہے ہیں اسلام سیکھنے کے لیے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے سامنے تو جا نہیں سکتے تھے... اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کو بتاتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں تو حلقے لگے ہوتے تھے... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیویاں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں وفات پا گئی تھیں... حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا... باقی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نو بیویاں ہیں اور نو کی نو کے گھر میں دین کا علم سکھایا جا رہا ہے... حدیث سکھائی جا رہی ہے... چوں کہ وہاں تو گھر کی صفائی کا کام ہے... اور نہ برتن دھونے کی فکر ہے... کیوں کہ دو دو مہینے تو چولہا ہی نہ جلتا تھا... اور نہ کڑھائی کا کام ہے کہ جوڑا ہی ایک ہے... اور نہ کوئی ڈیکوریشن ہے کہ سوائے ایک لحاف کے ہے ہی کچھ نہیں...

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک عورت آئی تو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضائی پھٹی ہوئی تھی... وہ گئی اور ایک نئی رضائی پھول دار بھیجی اور کہا یہ میری طرف سے قبول کر لیں... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بہت خوش ہوئیں... کیوں کہ عمر بھی ابھی چھوٹی تھی... حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو پوچھا عائشہ یہ کیا ہے؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کی رضائی پھٹی ہوئی دیکھ کر یہ فلاں انصاری بہن نے مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہدیہ بھیجا ہے...

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! اگر میں چاہتا تو احد پہاڑ میرے لیے سونا بن کر حاضر ہو جاتا... میں نے تو اس زندگی کو خود ٹھکرایا ہے... یہ رضائی واپس کر دو۔

اب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لاڈلی بھی تھیں... عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے بہت اچھی لگی ہے... میں کیوں واپس کروں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور یہ رضائی ایک گھر میں جمع نہیں ہو سکتے...

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس کروادی... تو گھر میں کوئی سامان ہی نہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا کے لیے مشغولی کا سبب بنے تو کیا کام تھا؟

نسل کی تعمیر... انسانیت کی تعمیر... جو آج کی عورت کی اپنی ہی نہیں ہوتی تو وہ اولاد کی کیا تربیت کرے گی؟

ایمانی زندگی سیکھیں:

تو اس لیے ہم کہتے ہیں نکلو... پہلے ہم خود ایمانی زندگی سیکھیں... اس کی حدود سیکھیں... اس کی ترتیب سیکھیں... پھر آکر اپنی اولاد کو سکھائیں... اور خصوصا اپنی بچیوں کو سکھائیں... ہم جانور تو ہیں نہیں کہ جنگل میں رہیں... بلکہ ہم انسان ہیں... ہم نے ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہنا ہے... کسی کی بیٹی گھر آئے گی اور کسی کے گھر میں ہماری بیٹی جائے گی... تو اگر انہوں نے انسانیت نہیں سیکھی ہوئی تو دیکھو! آج گھروں میں کتنی سرد آگ ہے، جو سلگ رہی ہے اور ہڈیاں تک جل رہی ہیں... اس لیے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشرت سیکھی ہی نہیں... صرف گھروں کو دیکھا... پیسہ دیکھا... اور شادیاں کردیں... یہ نہیں دیکھا کہ انسان بھی بنے ہوئے ہیں یا نہیں... انسان تو بنتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو سیکھنے سے۔

تو اس لیے گزارش ہے کہ ہم اپنی زندگی کا کچھ رخ بنائیں... اپنے آپ کو آزاد نہ سمجھیں... ہمارے

پیچھے ایک بہت بڑی طاقت ور ذات ہے... جو ہمارے ہر عمل پر نگران ہے... ہم وہ عمل کریں جس سے وہ راضی ہو جائے... اور اسی کو ہم سیکھنے کے لیے نکلتے ہیں... آپ بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ میری بات پر غور کریں... میں یہ بات بتانے آیا ہوں کہ ہم غلط راہ پر چل پڑے ہیں... کہیں رک جائیں... رک جائیں۔

آدمی راستے پر چلتے چلتے اگر بھٹک جائے تو رک جاتا ہے اور کسی سے پوچھتا ہے کہ مجھے سعید کالونی جانا تھا، اس کا راستہ کس طرف ہے... تو ہم بھی رکیں اور پوچھیں یا اللہ! وہ زندگی کون سی ہے جسے تو چاہتا ہے؟... وہ کون سی ہے... جسے تیرا رسول صلی اللہ علیہ وسلم چاہتا ہے؟ اسے ہم زندہ کریں... یہ بات گھر بیٹھے ہاتھ میں نہیں آتی... اس لیے نکالا جاتا ہے...

ایک دن کے لیے آپ کے محلے میں آنا اللہ نے ہمارے مقدر کر دیا تھا تو یہ میں امانت سمجھ کر آپ سے عرض کر رہا ہوں۔

بھائیو! اپنی آنکھوں سے غفلت کے پردے ہٹاؤ اور اس کے لیے اپنے آپ کو تیار کرو... جب یہ آنکھیں بند ہو جائیں گی اور ہم بالکل اللہ کے رحم و کرم پر ہوں گے... ہمارے مرد بھی تیاری کریں... ہماری عورتیں بھی تیاری کریں اور اپنے بچوں کو بھی اس پر تیار کریں...

گزارش یہ ہے کہ ہر ہر عورت اپنے گھر کو مسجد بنا دے اور پورے گھر میں کوئی بے نمازی نہ ہو...

اور گھر میں اگر کوئی لڑکی ہے تو بے پردہ نہ ہو...

لڑکا ہے تو حیا والا ہو۔

قرآن کی تلاوت زندہ ہو جائے۔

اور اپنے مردوں سے کہو کہ ہمیں حلال کھلاؤ... حرام نہ کھلاؤ... روکھی سوکھی ہو، لیکن حلال کی ہو... ہمیں جھوٹ کا پیسہ نہیں چاہیے... ہمیں سود کا پیسہ نہیں چاہیے... غلط تجارت کا پیسہ نہیں چاہیے، جو کل کو

ہمیں اللہ تعالیٰ کی نظروں میں گرادے...

عورتوں کے لیے تین دن ہیں، اپنے خاونداور محرم کے ساتھ ... یعنی باپ یا بھائی کے ساتھ نکلیں... اگر دو تین مہینے کے بعد تین تین دن عورتیں لگاتی رہیں گی تو ان شاءاللہ دین پر چلنے کی استعداد پیدا ہوتی رہے گی... اور یہی استعداد پھر پورے ماحول پر اثر انداز ہوگی... اور لوگ بھی آپ سے اثر لے کر دین کے راستے پر چلنا شروع کر دیں گے۔

و آخردعوانا ان الحمدلله رب العالمین.

پیشکش: ابوزبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]